نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنویر نگروری، لکھنؤ

نور جب عالم انوار سے باہر نکلا
دم اندھیروں کا تنِ تار سے باہر نکلا

لب اغیار سے صادق کا لقب ملنے لگا
خُلق جب پیکر کردار سے باہر نکلا

اپنے دشمن کی صدا پر بھی وہ دروازے پر
جب بھی نکلا تو بڑے پیار سے باہر نکلا

الفت قُربیٰ ہوئی اجر رسالت جب تو
دینِ حق درہم ودینار سے باہر نکلا

حلقۂ آل محمدؐ میں ہے محفوظ اسلام
دین کب اس خطِ پر کار سے باہر نکلا

لعنتیں بن گئیں تا حشر مقدر اس کا
جو بگڑ کر ترے دربار سے باہر نکلا

عقل ومنطق کی بدولت جو ہوا احمدؐ کا
ہاں وہی جہل کے سنسار سے باہر نکلا

غل عرب بھر میں ہے لو لیکے حکیمانہ نظام
اک حکیم آج ابھی غار سے باہر نکلا

وقت کو ہوش ذرا بھی نہیں وقت معراج
کیا کوئی قبضۂ رفتار سے باہر نکلا

لے کے قرآنِ عمل کہتی ہے تقدیر حرم
در کے بدلے کوئی دیوار سے باہر نکلا

ان کے قدموں پہ نچھاور ہے متاعِ ادراک
آج میں سرحدِ افکار سے باہر نکلا

عوضِ نفس لئے حُبِّ نبیؐ، میں تنویرؔ
مسکراتا ہوا بازار سے باہر نکلا

نبیؐ کا نام لب پر آنا اور خوشبو بکھر جانا
مرے اس قول کو بس اہل دل نے معتبر جانا

مدینہ بعدِ کعبہ میرا جانا بس کچھ ایسا ہے
پرندوں کا بوقتِ شام جیسے اپنے گھر جانا

بہت نعت نبیؐ لکھی گئیں ہیں آج تک لیکن
ابوطالبؑ سے پہلے کب کسی نے یہ ہنر جانا

زمین و آسماں کی خود فضیلت میں اضافہ ہے
کسی کا کعبہ میں آنا کسی کا عرش پر جانا

مودت بوذری لازم ہے مر جائے کہیں کوئی
شرف اس میں نہیں پہلو میں پیغمبرؐ کے مر جانا

نبیؐ کے در پہ اپنا دین و دنیا سب سلامت ہے
ہمیں اچھا نہیں لگتا اِدھر جانا اُدھر جانا

وہ سب ہیں نقش پا، میرے نبیؐ کے عرش اعظم پر
ستارے جس کو سب سمجھے، جسے شمس و قمر جانا

بشر کی منزلت کا اس سے اندازہ لگا لیجے
ملک کا اک حد امکاں پہ جانا اور ٹھہر جانا

نبیؐ ہم جیسے تھے، تنویرؔ جو کہتا ہے، کافر ہے
بشر ہم نے بھی جانا ہاں مگر مثل بشر جانا